فیض احمد فیض

سالِ ولادت: ۱۹۱۱ء سالِ وفات: ۱۹۸۵ء

فیض احمد فیض سیالکوٹ کے ایک گاؤں کالا قادر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد چودھری سلطان محمد خاں بار ایٹ لا سیالکوٹ کے وکیل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئرمین تھے۔ فیض نے عربی، فارسی، اُردو، حفظِ قرآن اور مذہبی تعلیم مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے مکتب سے حاصل کی۔

۱۹۲۷ء میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ مرے کالج سیالکوٹ سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ یہاں سے انگریزی میں ایم۔اے کیا اور بعد میں اورینٹل کالج سے عربی میں ایم۔اے کیا۔

تعلیم سے فراغت کے بعد فیض نے (۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۰ء) ایم۔اے۔او کالج امرتسر میں انگریزی کے استاد کی حیثیت سے ملازمت اختیار کر لی۔ آپ نے (۱۹۳۸ء تا ۱۹۴۲ء) معروف ادبی مجلے "ادبِ لطیف" کی ادارت بھی کی۔ اس کے بعد (۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۲ء) ہیلی کالج میں انگریزی بھی پڑھاتے رہے۔ اسی دوران میں ان کا پہلا شعری مجموعہ "نقشِ فریادی" شائع ہوا۔ اسی دور میں فیض نے ایک انگریز خاتون "ایلس جارج" سے شادی کی جنھوں نے قدم قدم پر فیض کا ساتھ دیا۔

جنگِ عظیم دوم کے دوران میں (جون ۱۹۴۲ء) فیض فوج میں ملازم ہوئے اور پانچ سال کے بعد استعفا دے کر لاہور آ گئے۔ آپ روزنامہ "امروز"، "پاکستان ٹائمز" اور "لیل و نہار" کے مدیر بھی رہے۔

۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۷ء امورِ ثقافت و وزارت تعلیم پاکستان کے مشیر رہے۔ ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۱ء تک یاسر عرفات کی زیر نگرانی بیروت سے شائع ہونے والے ایفرو ایشیائی سہ ماہی مجلے "لوٹس" کے مدیرِ اعلیٰ رہے۔ نومبر ۱۹۸۱ء میں پاکستان واپس آ گئے۔ فیض نے جہاں اور جس عہدے پر بھی ملازمت کی، شعر و شاعری کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری رکھا۔

آپ کی تصانیف میں "نقشِ فریادی"، "دستِ صبا"، "دست تہِ سنگ"، "سرِ وادیٔ سینا"، "مرے دل مرے مسافر"، "شامِ شہرِ یاراں" اور "غبارِ ایام" شامل ہیں جو ان کی وفات کے بعد "نسخہ ہائے وفا" کے نام سے یکجا شائع ہوئیں۔

فیض دبستانِ لاہور کے ان اُردو شعرا میں نمایاں مقام رکھتے ہیں جنھوں نے زندگی کے حسن و جمال اور نشیب و فراز کو مختلف زاویوں سے دیکھا ہے۔ فیض نے شاعری کی مثبت روایات اور ثقافتی ورثے کو قائم رکھا۔ فیض نے ہر جگہ نہایت شستہ اور پاکیزہ زبان استعمال کی ہے۔ فیض نے غزلیں اور نظمیں دونوں لکھی ہیں مگر بنیادی طور پر وہ غزل کے شاعر ہیں۔

فیض کی شاعری کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ انھوں نے پرانی علامتوں کو نئے نئے معنی دیے اور فکر و خیال سے سیدھے سادے الفاظ و تراکیب اور تشبیہات و استعارات کو اتنی خوبصورتی سے استعمال کیا کہ ان میں نئی معنویت پیدا کر دی یعنی انھوں نے نہ صرف قدیم اُردو شاعری کی روایات سے فائدہ اٹھایا بلکہ جدید شعری سرمائے سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ سوز و گداز فیض کی شاعری کا خاص پہلو ہے۔ اس میں سوز و گداز کی ایسی لہر ملتی ہے جو قاری یا سامع کو اداس کر دیتی ہے۔ کلامِ فیض میں اجتماعی غم کا پہلو ملتا ہے۔ ان کے ہاں تصورِ عشق بھی ملتا ہے مگر وہ عام روایتی عشق سے سراسر مختلف ہے۔ وہ عشق کو تکمیلِ ذات کا ذریعہ گردانتے ہیں۔ کلامِ فیض میں نمایاں پہلو معاشی، معاشرتی اور سیاسی مسائل کی ترجمانی ہے۔

"اقبال"، فیض کی بہت خوبصورت نظم ہے جس میں علامہ اقبال کو ایک عظیم شخصیت قرار دیا گیا ہے۔

اِقبال

آیا ہمارے دیس میں اِک خوش نوا فقیر
آیا اور اپنی دُھن میں غزل خواں گزر گیا
سُنسان راہیں خلق سے آباد ہو گئیں
ویران مَے کدوں کا نصیبہ سنور گیا
تھیں چند ہی نگاہیں جو اس تک پہنچ سکیں
پر اس کا گیت سب کے دلوں میں اتر گیا
اب دور جا چکا ہے وہ شاہِ گدا نما
اور پھر سے اپنے دیس کی راہیں اداس ہیں
چند اک کو یاد ہے کوئی اس کی ادائے خاص
دو اک نگاہیں چند عزیزوں کے پاس ہیں
پر اس کا گیت سب کے دلوں میں مقیم ہے
اور اس کی لَے سے سینکڑوں لذّت شناس ہیں

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

i- فیضؔ نے اقبالؒ کو ''خوش نوا فقیر'' کیوں کہا ہے؟

ii- ''ویراں کدوں'' سے فیض کی کیا مراد ہے؟

iii- ''شاہِ گدا نما'' کس کی طرف اشارہ ہے؟

iv- ''لذّت شناس'' سے کون لوگ مراد ہیں؟

2- نظم ''اقبال'' کو پیشِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سے درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- نظم ''اقبال'' کا شاعر کون ہے؟

(ا) حفیظ جالندھری (ب) جوش
(ج) فیض احمد فیض (د) ن۔م راشد

ii- کون سی کتاب فیض کی ہے؟

(ا) گلبانگِ جہاد (ب) نقشِ فریادی
(ج) موجِ صبا (د) سوز و ساز

iii- فیض کی وجہ شہرت کیا ہے؟

(ا) سیاست (ب) ادارت

(ج) صحافت (د) شاعری

iv- فیض کس کالج کے پرنسپل رہے؟

(ا) ایم اد کالج امرتسر کے (ب) گورنمنٹ کالج لاہور کے

(ج) عبداللہ ہارون کالج کراچی کے (د) کسی کالج کے نہیں

3- فیض کی نظم ''اقبال'' کا خلاصہ لکھیں۔

4- ''دو اک نگاہیں چند عزیزوں کے پاس ہیں'' اس مصرے کی وضاحت کریں۔

5- فیض احمد فیض پر ایک مختصر سوانحی نوٹ لکھیں۔

6- مصرے مکمل کریں۔

i- آیا ہمارے............ میں اک خوش نوا فقیر

ii- اب دور جا چکا ہے وہ شاہِ............ نما

iii- سنسان راہیں خلق سے............ ہو گئیں

iv- آیا اور اپنی دھن میں............ خواں گزر گیا

7- مندرجہ ذیل تراکیب کی وضاحت کریں۔

خوش نوا فقیر، شاہِ گدا نما، ادائے خاص، لذت شناس

☆☆......☆☆......☆☆